

عرس مبارک 2003 حضور قلندر بابا اولیاء

خواجہ شمس الدین عظیمی

کا مرکزی خطاب

Audio 13

Track 1

Time 01:53:41

ٹائم اینڈ اسپیس کی نفی کر نہ کا طریقہ

...اعوذ با اللہ

...بسم اللہ

...لاہو انزلنہ ہذا القرآن... لاہو انزلنہ ہذا القرآن الاجبرلیلا... هو الالذی لا الہ الا هو

عزیزان گرامی قدر، محترم خواتین و حضرات، پیارے دوستوں، بھائیوں، بچوں، بچیوں اور عظیمی خاندان کے چاند ستاروں آپ کے اوپر اللہ تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو آپ کو میرے انتظار میں کا فی زحمت اٹھا نا پڑی دیر بھی کا فی گئی مجھے اس بات کو احساس ہے لیکن انتظامی مجبوریوں کچھ ایسی ہوتی ہیں کہ نہ چاہتے ہوئے بھی بہت ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ہوجاتی ہیں میں کوشش کروں گا کہ تھوڑے وقت میں اتنی باتیں عرض کردوں کہ آپ کا زوق اور آپ کا شوق کی تسکین ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ کے رسول کی طرف سے اور سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بعد حضور قلندر بابا اولیاء کی طرف سے جو ڈیوٹی مجھے تفحص ہوتی ہے میں اس کو پورا کر نہ کا اہل ثابت ہو سکوں عزیزان گرامی قدر کل یہاں ورکشاپ کی مجلس کا انعقاد ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور لوگوں کے زوق و شوق سے پانچ سو سے زیادہ حضرات نے اس مجلس مذاکرے میں شرکت فرمائی اللہ تعالیٰ کے ان نام سے مادر علمی ہائو زکریا یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے اس ورکشاپ کی نگرانی فرمائی اور ورکشاپ کی کامیابی کا ہم سب کو مشدد سنا یا ہے کائنات اور کائنات کی تمام مخلوقات اور مخلوقات کے تمام افراد کے بارے میں اگر کچھ کلام کیا جائے تو اس ایک بات کے علاوہ دوسری کوئی نئی بات نہیں کہی جا سکتی کہ یہ ساری کائنات ایک علم ہے اللہ تعالیٰ نے جب اس کا ثبات کو پھیلا نا چاہا اللہ تعالیٰ نے جب اس کائنات کا مظاہر کرنا چاہا اللہ نے ہر شمار نوع کو ایک دوسرے سے متعارف کروانا چاہا تو اللہ تعالیٰ کے علم نے ایک کروٹ بدلی اور جب اللہ تعالیٰ کے علم نے کروٹ بدلی تو وہاں سے آواز آئی

کن کائنات اللہ تعالیٰ کے ذہن میں جس طرح موجود تھی کائنات کے نقش و نگار
 جس طرح اللہ کے ذہن میں موجود تھے کائنات کی ضروریات زندگی جس طرح
 اللہ کے علم میں تھی کائنات کے حیات و ممات کا فلسفہ جو اللہ کے ذہن میں
 تھا جب اللہ نے کن کہا یا اللہ کے علم نے کروٹ بدلی تو وہ سارا ذخیرہ سارا
 خزانہ وہ سارا مخفی جو اللہ کے ذہن میں تھا اس کا مظاہرہ ہو گیا اب یوں
 کہ گئے کائنات دراصل اللہ تعالیٰ کے مخفی علوم کا مظاہرہ ہو گئے کن ہو جا کیا
 ہو جا کن کے اوپر جب ہم غور کرتے ہیں یا ملا اس کے اوپر ذہن جا تا ہے جس
 کو ہو جا نہ کا حکم دیا جا تا ہے جس کا مظاہرہ کر نہ کا حکم دیا جا تا ہے
 کن ہو جا فیکون ہو گیا یعنی اللہ تعالیٰ کے ذہن میں جو کچھ تھا اللہ تعالیٰ کے
 ارادہ میں اس کا مظاہرہ پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کن ہو جا اور وہ ہو
 گیا، کائنات علم کے علاوہ کچھ نہیں ہے علم اللہ تعالیٰ کے ذہن میں
 محفوظ تھا اب بھی ہے پھر اس علم کو جس قدر اللہ تعالیٰ نے کرنا چاہا اس
 کو ظاہر فرما دیا کائنات کے افراد میں جو قابل توجہ قابل ذکر جو مخلوقات
 ہیں وہ تین ہیں فرشتہ جنات اور انسان فرشتہ کا جب ہم ذکر کرتے ہیں تو
 ہمارے ذہن میں یہ بات وارد ہوتی ہے کہ فرشتہ اللہ کی ایک مخلوق ہیں جو
 مسلسل اللہ کے حکم کی تعمیل میں مصروف عمل ہیں فرشتہ جب تعمیل حکم
 میں مصروف ہے تو یا ملا اس کے ذہن میں یہ بات ہے مجھے اللہ تعالیٰ کے حکم
 کی تعمیل کس طرح کرنی چاہئے دو سری مخلوق جنات ہیں جنات کے بارے
 میں یہ کہا جا تا ہے جنات ایک ایسی مخلوق ہے کہ جو مخالف ہے یعنی جزا اور
 سزا اس کو دی جائے گی جزا اور سزا کے قانون ہے اچھائی اور برائی کے تصور
 اسے آگاہی حاصل ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جنات بھی اچھائی اور برائی کا
 علم جانتے ہیں اچھائی اور برائی کے تصور سے آگاہ ہیں تیسری مخلوق انسان
 ہے انسان کے بارے میں بھی یہی ہے کہ وہ اچھائی برائی کے تصور سے آگاہ ہے
 اللہ تعالیٰ نے اسے ایسے علوم سیکھا دیئے ہیں کہ جس کا قرآن نے وضاحت کے
 ساتھ تذکرہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ خود علم کے بارے میں فرماتا ہے میں و علما
 انسان معالم یعلم... کہ ہم نے انسان کو وہ علم سیکھا دیا ہے جو یہ نہیں جانتا
 زمین کو جب ہم کوردتے ہیں زمین کی تہ کو اولٹ پولٹ کر لے اس کے اندر
 تفکر کرتے ہیں وہاں بھی ہمیں یہی بات نظر آتی ہے کہ زمین کا ہر ذرہ ایک
 مکمل علم ہے جب ہم ایٹم کا ذکر کرتے ہیں اور ایٹم کے ایٹم کی گردش کا تذکرہ
 کرتے ہیں اس کی طاقت کا تذکرہ کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ
 اس ایٹم کے اندر تعمیر اور تخلیق دونوں کا علم چھپا ہوا ہے پانی کا ذکر کرتے
 ہیں تو پانی کے اندر جب ہم کھوج لگا رہے ہیں تو وہاں بھی یہی علم ملتا ہے کہ
 پانی کے اندر علوم کے ذخیرہ چھپے ہوئے ہیں کائنات علم کے علاوہ کچھ نہیں
 ہے اب علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم کی قسم ہے کہ انسان اور
 حیوانات دونوں کو وہ علم حاصل ہے لیکن اس علم کی تشریح انسان اور
 حیوان دونوں نہیں کر سکتے مثلاً ایک خرگوش کو بھی بھوک لگتی ہے خرگوش

کو بھی اس بات کا علم ہے مجھے کیا کھانا چاہئے؟ انسان کو بھی بھوک لگتی ہے انسان کو بھی اس بات کا علم ہے مجھے کیا کھانا چاہئے؟ اور کیا نہیں کھانا چاہئے؟ خرگوش بھی سو تا ہے خراٹے لیتا ہے انسان بھی سو تا ہے جس طرح خرگوش سو نہ کہ بعد بیدار ہو نہ کہ پر مجبور ہے اس طرح انسان بھی سو نہ کہ بعد بیدار ہو نہ کہ پر مجبور ہے اور بیدار ہو نہ کہ بعد سو نہ کہ پر مجبور ہے دوکھ درد کا احساس ایک خرگوش کو بھی ہے دوکھ درد کا احساس ایک انسان کو بھی ہے غم کا احساس ایک خرگوش کو بھی ہے، غم کا احساس ایک انسان کو بھی ہے لیکن جب انسان سو یا خرگوش سو یہ پوچھا جائے کہ غم کیا ہے دونوں کہ پاس اس کا جواب خاموشی کے علاوہ کچھ نہیں ہے آپ خوشی تو کرسکتے ہیں لیکن غم سے مراد آدمی نڈھال ہو جا تا ہے، غم سے مراد یہ ہے کہ آدمی کی صحت برباد ہو جا تی ہے، غم سے مراد یہ ہے کہ آدمی کے بال سفید ہو جاتے ہیں غم سے مراد یہ ہے کہ آدمی کی کمر جھک جا تی ہے، غم سے مراد یہ ہے کہ آدمی کا نظام ہاضمہ خراب ہو جا تا ہے، آدمی چڑ چڑا ہو جا تا ہے بھئی خوشی کیا چیز ہے یا خوشی کا مطلب یہ ہے آدمی ہلکا پھلکا رہتا ہے صحت اچھی ہو جا تی ہے عمر دراز ہو جاتی ہے، خوش رہنے والا بندہ خوش اخلاق ہو جا تا ہے، مزاج سے چڑ چڑا پن ختم ہو جا تا ہے مزاج میں مروت حلاوت ہو جا تی ہے نرمی پیدا ہو جا تی ہے لیکن اگر یہ سوچا جائے کہ یہ تو غم کے متاثرات ہیں جو آپ بیان کر رہے ہیں فی الواقع غم کیا چیز ہے تو نوع انسانی کے پاس اس کا جواب نہیں خوشی کیا چیز ہے آپ خوشی کے تصورات تو بیان کر دیں گے فی الواقع خوشی کیا چیز ہے جس طرح خرگوش خاموش ہے اسی طرح آپ بھی خاموش ہیں ایک تو علم کی تعریف ہے وہی آپ اس علم کے تاثرات بیان واقف تو ہیں لیکن وہ علم کیا شے ہے آپ واقف نہیں ہو گے نہ خرگوش واقف ہے نہ کوئی اور واقف ہے دونوں حیوان اور انسان دونوں اس میں ایک بھائی ہیں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک ہے دونوں غم اور خوشی پر مجبور ہیں دونوں پیدا ہو تے ہیں دونوں مر جا تے ہیں دونوں جوان ہو تے ہیں، دونوں بوڑھے ہو تے ہیں دونوں مرنے کے بعد مٹی میں مل جا تے ہیں مٹی کے ذرات بن جاتے ہیں ایک خرگوش کو آپ قبر میں ڈبا دیں ایک انسان کو قبر میں ڈبا دیں وقت معین پر قبر کھولیں تو دونوں کا وجود معین ہو گا مٹی کے ذرات میں تبدیل ہو چکے ہوں گے تو طے ہو گئی کائنات ایک علم ہے تو کائنات ایک علم ہے کائنات کے ذرات بھی ایک علم ہے کائنات کے سارے ذرات کائنات میں بسنے والی مخلوق ہے اور ایک علم ہے کہ اس علم کی شریعت مایعت اور حقیقت کا اجرا ہو جائے جب اللہ تعالیٰ یہ فرما رہے ہیں وعلم الانسان ما لم يعلم... کہ انسان کو وہ علم سیکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا اب آپ خرگوش کی زندگی کو اور انسان کی زندگی کا جب تجزیہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہوا خرگوش کو اللہ تعالیٰ نے وہ نفسیاتیات جو انسان کو سیکھادیا وعلم الانسان ما لم يعلم... اس سے یہ ثابت ہوا

انسان کی اگر فضیلت کچھ ہے دوسری تمام مخلوقات پر انسان کو شرف حاصل ہے تو وہ ایک مخصوص علم ہے وعلم انسان مالم یعلم... اب انسان کا شرف یہ ہوا کہ انسان کے پاس اللہ کے سیکھا ہوا ہونے والے علوم ہیں جو دوسری مخلوقات کے پاس نہیں ہیں، اب انسان کی فضیلت یہ ہے کہ وہ ایک طرف تو انسان اور حیوان برابر برابر پھر اس کو دوبارہ دو برا لیبارڈی بھوک سب کو لگتی ہے، پیاس سب کو لگتی ہے، سو تھک سب میں جاگتے سب میں، جلدی تقاضے سب کے اندر ہوتا ہے بچے سب کے پیدا ہوتے ہیں، بچوں سے محبت سب کرتے ہیں اس میں انسان حیوان کی کوئی تخصیص نہیں ہے تو یہ بچے پیدا کرنا، بچوں کی پرورش کرنا، بچوں کو سیکھانا، بچوں کی حفاظت کرنا، یہ اس کو آپ کسی بھی طرح علم کے دائرے سے باہر نہیں کر سکتے تو انسان کی دوری خصوصیات ہے انسان کو ایک علم و آقا جو کائنات کی ہر مخلوق کو آقا ہے اور انسان کو ایک علم و آقا جو کائنات کی دوسری مخلوقات کو نہیں آقا کیوں کہ کائنات کی دوسری مخلوقات کو علم حاصل نہیں ہے اس لئے کائنات انسان کی تمام مخلوقات سے ممتاز اور افضل ہو گیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا پیدا کر کے بعد اس علم الاسماء سیکھا یا وعلم الآدم الاسماء کھا... فرشتوں کے سامنے آدم کو کر کے آدم سے کہ حکم دیا کہ تم نے جو تجھے علوم سیکھا دیئے ہیں تو بیان کر جب آدم نے فرشتوں کے سامنے جب وہ علوم بیان کئے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کو سیکھا دیئے تھے تو فرشتوں نے کہا قالو لا علما لا نا... انا انت العليم حکیم... پروردگار عالم ہمارے خالق ہمارے رب ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں سیکھا دیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا فرشتوں نے آدم کی فضیلت کو شرف کو اس بنیاد پر قبول کر لیا آدم نے وہ علوم بیان کئے جو فرشتے نہیں جانتے تھے جب فرشتوں نے آدم کا شرف قبول کر لیا باقی تمام مخلوقات نے آدم کے شرف کو قبول کر لیا یعنی آدم کا ممتاز ہونا اس لئے ہے آدم کو اللہ تعالیٰ نے وہ علوم سیکھا دیئے جو فرشتے نہیں جانتے تھے اور دوسری مخلوقات بھی نہیں جانتی تھیں اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو تخلیق کر کے علم سیکھا کر اس کو شرف عطا کر دیا تو ظاہر ہے ساری کائنات میں ممتاز ہو گیا عزت اور احترام سے بغل آنے لگا عزت اور احترام ملا تو اس پر زگول بھی ملنا چاہئے تھا اللہ تعالیٰ نے پر زگول کو قائم رکھنے کے لئے آدم کو امتیاز برقرار رکھنے کے لئے آدم کی فضیلت اور شرف کو محفوظ رکھنے کے لئے آدم کے اوپر ایک اور انعام کیا اور وہ انعام یہ ہے اب تم کیوں کہ کائنات میں معزز ترین فرد ہو کائنات کی ہر مخلوق تمہاری محکوم ہے علم کی بنیاد پر لہذا تمہاری زندگی تمہارا ماحول تم جس مقام میں رہتے ہو وہ مقام ایسا ہو گا جو فرشتوں کو بھی نصیب نہیں ہے اور جو جنات کو بھی نصیب نہیں ہے لہذا ہم تمہاری فضیلت کو سامنے رکھتے ہوئے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے جنت عطا کی کہیں ذکر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہو اس آدم کے قصہ میں فرشتے جو ہیں جنت میں رہتے ہیں جنات جنت میں رہتے ہیں یا کائنات کی دوسری مخلوق جنت میں رہتی ہے

فضلیت کی بنیاد پر آدم کو جنت میں بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسی فضلیت اور علم کی بنیاد پر آدم سے فرمایا جو علم تمہیں حاصل ہے جو علم تمہیں عطا کیا گیا ہے اس علم کی حیثیت یہ ہے کہ اس میں پابندی نہیں ہے اس علم کی دوسری تعریف یہ ہے کہ جب تک تم اس علم کے دائرے میں رہو گے اس علم کے دائرے سے باہر نہیں نکلو گے تمہارے اوپر پریشانی نہیں ہو گی تمہیں غم نہیں ہو گا آباد رہو گے آزاد رہو گے اللہ تعالیٰ نے انعام اکرام کے بعد آدم سے فرمایا یا آدم سکن... یا آدم سکن... یا آدم سکن... آدم سکونیت اختیار کرو تو اور تیری بیوی یا آدم سکن اتنا و زوجہ جنہ... آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہو تم نے تمہیں انعام میں یہ جنت عطا کردی فکلو منها... کھاؤ پئو عیش کرو کوئی غم نہیں کوئی پریشانی نہیں فکلو منها... اس میں کھاؤ پئو رغدا... خوشی خوشی کھاؤ پئو جب تک تم جنت میں رہو گے خوش رہو گے فکلو منها رغدا حیث شئتما... جہاں سے دل چاہے اگر جنت کا رقبہ ایک کروڑ میل پر پھیلا ہوا ہے تو یہ ایک کروڑ میل کی اسپیس تمہارے لئے ایسی ہے جیسے ایک کمرے کے ارادے کے تحت اسپیس لپٹے گی وہ ارادے کے تحت اسپیس کم ہو جائے گی تم یہ چاہو کہ سو میل دور جا کر پانی پیو اب یہ تمہارے اوپر ہے اگر تمہارے اندر جو میٹر لگا ہوا ہے تم اس کی رفتار سو میل منٹ کر دیتے ہو تو تم ایک منٹ میں سو میل طے کر لو گے پانچ منٹ میں سو میل کر دیتے ہو تو پانچ منٹ میں کر لو گے اور اگر بالکل اسپیس کو توڑ دو گے تو ایک سیکنڈ کے زاویے حصے میں تم سو میل پہنچ جاؤ گے حیث شئتما... جہاں سے دل چاہے فکلو منها رغدا حیث شئتما... ولا تقربا... لیکن یہ سب انعام و اکرامات تم کو دئے گئے ہیں اتنا بڑا کام دیا گیا ہے اس کے کچھ حصول میں جنت کے مقام پر رہنے کے لئے جنت میں رہنے کے لئے کچھ قاعدے ہیں کچھ ضابطے ہیں اس کے کوئی علم قاعدو ضابطوں کے بغیر نہیں ہوتا ہر چیز ایک نظام کے تحت ٹھیک لگتی ہے اور ہر چیز ایک نظام کے تحت چلتی ہے اور ہر چیز ایک نظام کے تحت فنا ہوتی ہے ولا تقربا ہذا الشجر... یہ جو درخت ہے اس کے قریب نہ جانا اگر تم نے ہماری بات پر دھیان نہ کیا چاہے تم سے بھول چوک ہو جائے تو پھر تم ظالموں میں ہو جاؤ گے یعنی فرمانبردار نہیں رہو گے اگر حکم حضوری ہو گی چاہے وہ میں ہو وہ تو تمہارے ذہن کے اندر تمہارے دماغ کے اندر جو ٹائم اسپیس سے آزاد ہو نہ کا پٹیل بن گیا ہے اس پٹیل کے اندر محدودیت پیدا ہو جاتی ہے ولا تقربا ہذا الشجر و تکونا من الظالمین... آدم علیہ السلام سے وہ بھول ہوئی اور وہ درخت کے قریب چلا گئے وہ درخت کیا ہے اگر اس کی تشریح بیان کی تو میرا خیال ہے پوری رات گزر جائے گی اس کو ذرا ایک طرف رکھتے ہیں جیسے ہی آدم علیہ السلام اس درخت کے قریب گئے تو سب سے پہلے اس حکم حدوری کا نتیجہ یہ مراتب ہوا کہ آدم علیہ السلام نے اپنے آپ کو اڑا پھینکا اب اس کا ایک مطلب تو یہ بھی ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام تو جنت میں کپڑے پہنتے تھے تو یہ جب حک حدوری ہو گئی رو جنت کے کپڑے اتر گئے جو ہمارے

بزرگ میں بتا تے ہیں اور ایک مطلب یہ بھی ہے وہاں ستر کو شش کا کوئی تصور ہی نہیں تھا مثلاً چھوٹے بچے میں چھوٹے بچوں میں ماں باپ رشتہ دار بار بار انہیں کپڑے پہنانے کیساتھ اتار اتار کر پہنکتے ہیں آپ نہ دیکھا ہو گا بچے ننگے ہو کر زیادہ خوش رہتے ہیں یہ تو والدین ان کی عزت پوشی کرتے ہیں

شیم... شیم... شیم بر حال آدم علیہ السلام نہ خود کو ننگا محسوس کیا اب آپ غور فرمائیں جنت ایک ایسا مقام ہے کہ جہاں آدمی خوش رہتا ہے جنت ایک ایسا مقام ہے جہاں کسی قسم کی پابندی نہیں ہے اچھا جہاں پابندی نہیں ہے وہاں تغیر نہیں ہے جہاں تغیر ہے وہاں پابندی ہے جہاں پابندی ہے وہاں تغیر ہے دونوں لازم ملزوم ہے جب آدم علیہ السلام نہ جنت کی فضاء کو رد کر دیا تو آدم علیہ السلام کی زندگی میاں یک تغیر پیدا ہوا پہلا تغیر پیدا ہوا آدم علیہ السلام نہ خود کو اور یا محسوس کیا، دوسرا تغیر پیدا ہوا کہ جنت نہ انکار کر دیا کہ اب تم جنت میں نہیں رہ سکتے آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر آگئے دوسرا تغیر پیدا ہوا آدم علیہ السلام جنت کی نورا نی فضاء سے نکل کر زمین کی کثیف، گندی متعفن فضاء میں آگئے بھوک لگی عادت تو یہ پڑی ہوئی تھی کہ بھوک لگی چیز کا دل چاہا چیز موجود ہو گئی حضرت جبرائیل علیہ السلام نہ آکر کہہ... بھول بادشاہ اب محنت کر نی پڑے گی جہاں بغیر کچھ کئے اللہ کی نعمتیں ملتی تھیں اب وہ یہاں نہیں ملیں گی وہ جنت میں ہی ملتی ہیں آدم علیہ السلام نہ کھیتی باڑی شروع کر دی تیسرا تغیر پیدا ہوا کہ پہلا کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا تھا سب کچھ مل جاتا تھا اب کچھ کرو گے تو ملے گا پھر یہ تغیر پیدا ہوا اور یہ تغیر پوری زندگی میں داخل ہو گیا اب آدم علیہ السلام کی اولاد پر آجائے آدم علیہ السلام کی اولاد مذاکر اور مونث دو رخ ہیں جب تک انسان شادی نہیں کرتا اس کی زندگی ایک جگہ پر قائم رہتی ہے لیکن جب انسان شادی کر لیتا ہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی ہو تو اس کو ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اب اس کی زندگی میں ایک انقلاب آگیا ہے تغیر پیدا ہو گیا پہلا ایک یونٹ تھا اب دو یونٹ بن گئے اب پھر اس میں یہ تغیر آیا کہ انسان کے اندر جو خون دوڑ رہا ہے اس خون میں کیمیکل تغیرات ہو کر لوہا بنا لو تھے کو آپ کسی بھی طرح خون میں تغیر کے علاوہ دوسرا نام نہیں دے سکتے پھر وہ نسخہ رچا مادر میں متغیر ہوتا رہا اولٹا رہا پلٹا رہا ایسا کروموسومز یا جراثیم جو خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا اتنا تغیر ہوا اتنا تغیر ہوا کہ وہ جیتی جاگتی تصویر بن گئی اس میں وزن بھی نہایت تھا وزن بھی اتنا کم وزن کہ اس کو کچی طرح تولیے نہ بیجا سکتا اس میں اتنا تغیر ہوا اس کو اتنا اولٹا پلٹا کیا کہ وہ ساتھ پونڈ آٹھ پونڈ نو پونڈ میں تبدیل ہو گیا اس تغیر کے بعد حضرت آدم کے صاحبزادے اس دنیا میں تشریف لائے گوشت کے ایک لوتھر کی طرح تھے نہ کروٹ بدل سکتے تھے نہ بیٹھ سکتے تھے، نہ اٹھ سکتے تھے، نہ پہنچان سکتے تھے، نہ کھا سکتے تھے، نہ پی سکتے تھے، تغیرات نہ اتنا ردوبدل کیا کہ وہ حضرت آدم کے صاحبزادے

بیٹھنے لگے ، چلنے لگے ، پھر نہ لگے ، بڑے بڑے گئے بھاگنے لگے ، دوڑنے لگے ، جوان ہو گئے ، پڑھ لکھ کر فارغ ہو گئے جب بچے دو سال کا تھا اس

a b c d

نہیں آتی تھی جب وہ اٹھارہ سال کا ہوا تو اسے ایم اے ہو گیا کیا یہ تغیر نہیں ہے ایک بچے جو چند پونڈ کا تھا وہ ڈیرھ من کا ہو گیا دو من کا ہو گیا یہ تغیر نہیں ہے ایک بچے جو ایک فٹ کا تھا وہ چھ فٹ کا ہو گیا کیا یہ تغیر نہیں ہے یہ تغیر مزید متعین ہوا اور انسان جوانی سے بوڑھا ہونے میں داخل ہو گیا بوڑھا ہونے سے موت میں داخل ہو گیا یہ سارا تغیر ہے اور اس تغیر کو سمجھ لینا علم ہے تو سب جانتے ہیں کہ بچے چھوٹا سا ہوتا بڑا ہو کر چھ فٹ کا ہو گیا جوان ہو گیا ، بوڑھا ہو گیا ، مر گیا یہ اس بات کو خرگوش بھی جانتا ہے اس بات کو بلی بھی جانتی ہے ، یہ کوئی علم نہیں ہے علم یہ ہے کہ تغیرات کے پیچھے کونسا علم ہے جو انسان کو متغیر کر رہا ہے ، متغیر کر رہا ہے ، متغیر کر رہا ہے تغیر کیا ہوا پھر جنت میں چلتے ہیں جنت کا آپ تصور کریں جنت ایک بہت بڑا رقبہ ہے اس میں بہترین خوبصورت باغ ہیں سلیقہ سے درخت لگے ہوئے ہیں درخت کے پتے شاخیں ایسے سجیسے گول چھتری پھولوں کا یہ عالم ہے ایک پھول میں کئی کئی سو رنگ ہیں ہر رنگ ایک ٹیوپ لائٹ کی طرح چمکتا ہے ایسا لگتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ایسے وسیلے عطا فرمائے کہ ہم جنت دیکھ سکیں جب آدمی جنت دیکھتا ہے تو گم ہو جاتا ہے حواس بختل ہو جاتے ہیں جنت میں حوری ہیں ... حوری اتنی خوبصورت ہیں کہ ان کی جو آنکھیں ہیں آنکھوں کی جو پتلی ہیں ایسا لگتا ہے وہ پتلی سچے موتیوں کو کوٹ کر بنا ئی گئی ہوں حورن ... نشہ ہے اس میں خمار ہے اس میں آدم نہ جب جنت کو چھوڑا یا جنت نہ جن آدم کو رد کیا تو اس کے اندر ایک تغیر پیدا ہوا اور تغیر بڑھتا بڑھتا اتنا بڑا کہ ایک انسان اسی نوے سال تک ردوبدل ہو تا رہا اب روددل ہو نہ کہ بعد تغیر شروع ہو گیا دوسرے عالمین کا مسئلہ ہے آپ حضرات ماشاء اللہ سب پڑھ لکھ لگے ہیں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں بحیثیت دوست کے بحیثیت استاد کے بحیثیت بڑے کے اگر ہم جنت میں جانا چاہیں تو ہمارے اندر کس قسم کا تغیر پیدا ہو جنت میں قبول کر لے ؟ یہ میرا آپ لوگوں سے سوال ہے بات سمجھ میں آتی ہے کیا سمجھ میں آئی میں جنت میں جانا چاہتا ہوں تو اب جب دیکھئے نہ جب بات آئے گی مذاہبی دانش وروں کی تو سیدھی سی بات ہے نیکی کرو جنت میں چلا جاؤ گے بہت آسان نسخہ ہے بھئی نیکی کرو جنت میں چلا جاؤ گے بات یہ ہے کہ جنت میں جب آدم تھا اس وقت آدم کی کیفیت میں تھی ایک کیفیت تو یہ تھی وہ خوش تھا وہ خوش رہتا تھا دوسری کیفیت یہ تھی ٹائم اسپیس سے آزاد تھا ، تیسری کیفیت یہ تھی اللہ کے فرمانبدار تائیدار تھے تو جب تک یہ تینوں چیزیں آدم کے بیٹے میا آدم کی بیٹی میں جمع نہیں ہو سکتیں تو کیا کوئی آدم کابیٹا یا بیٹی جنت میں جا سکتا ہے کیوں

بھئی... اچھا کیوں نہ بیجا سکتا؟ اس لئے نہ میں جا سکتا اس دنیا میتو کوئی بھی آدمی ایسا نہ میں جو ٹائم اسپیس سے آزاد نہ ہو چھ ارب کی آبادی میں چھ ارب کی آبادی میں ایک بند بھی ایسا آپ کو نہ یملے گا جو ٹائم اسپیس سے آزاد ہو جو اللہ تعالیٰ جن کو مستسن کر دیا ایک بند بھی ایسا نہ میں ملے گا جو ناخوش نہ ہو تا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے جو جنت سے نکلنے کا سب سے بڑا کردار جو سب سے بڑا عمل ہے وہ یہ ہے کہ آدم کی زندگی میں ایک تغیر پیدا ہو اللہ تعالیٰ کی ایک نافرمانی کی وجہ سے ایک تغیر پیدا ہو جب تک وہ تغیر ختم نہیں ہوگا کوئی انسان جنت میں نہ میں جا نہ گا اب اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق اللہ تعالیٰ فرمان ہے میں کے اللہ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے ہر چیز فانی ہے اللہ باقی ہے باقی سے مراد اللہ میاں کو تغیر نہ میں ہے اللہ جیسا ہے نہ اللہ بچہ ہے، نہ اللہ جوان ہے، نہ اللہ بوڑھا ہے، نہ اللہ خوش ہو تا ہے، نہ اللہ نہ خوش ہو تا ہے، نہ اللہ کو کوئی غم ہے، نہ اللہ کو کوئی پریشانی ہے، نہ اللہ کو کوئی ضرورت ہے، اور جب ہم آدم علیہ السلام کی پوزیشن اور جنت کی پوزیشن کو جب ہم دیکھتے ہیں تو وہاں ہماری یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آدم جب تک جنت میں رہے

سوچتے رہے اللہ نے کمال خوش ہو کر کہا توں خوش رہے اللہ نے کمال ٹائم اسپیس کی پابندی نہ لیں انہوں نے ٹائم اسپیس کی پابندی کو کبھی محسوس ہی نہیں کیا اب سوال یہ ہے کہ جب ہم جنت سے نکلا تو ہمارے اوپر مختلف ادوار گزر گئے ہمارے پیٹ کا دور، نو مہینے کا دور، ایام رزات کا دور، دودھ پینے کا سوا دو سال، بچپن کا دور، آٹھ دس سال کا بارے سال کی عمر کا جوانی کا دور، بوڑھاپے کا دور، اب اگر ہمیں جنت میں جانا ہے تو ہمیں ان تغرات کو بچائے مستقبل کے ماضی میں منتقل کرنا پڑا اگر ایک اسی سال کا بوڑھا آدمی ہے تو اسے اسی سال سے جوانی میں جانا پڑے گا جوانی سے بچپن میں جانا پڑے گا بچپن سے پیدا نش کے دور میں جانا پڑے گا پیدائش سے آپ کے دور میں جانا پڑے گا اور اس کے پہلے دور میں جنت میں جانا پڑے گا آپ کے بڑے منتقع کے صاحب اسی سال کا آدمی دو سال کا ہو جائے گا اور وہ تو دو مہینے کا ہو جائے گا وہ تو زمانہ گزر گیا چلا گیا اسی سال ہو گئے اسی سال کے زمانہ میں جب آپ کھڑے ہو تے ہیں اور اسی سال کی عمر میں بارے سال کی بات یاد کرتے ہیں آپ کو یاد آجاتی ہے یا نہیں آتی؟ سب بولیں بھئی... میں نے پہلے بھی اس قسم کی باتیں کہیں آپ لوگ تھوڑا تھک بھی گئے ہوں گے انکھیں بند کر لیں ریلکس ہو جائے بالکل تین دفعہ یا حی یا قیوم پڑھیں اور بارے سال کی عمر کا کوئی واقعہ یاد کریں ایک منٹ کا یہ مراقبہ ہے یعنی دیکھنا ہے کہ میں چالیس سال کا ہوں، تیس سال کا ہوں، بیس سال کا ہوں، اسی سال کا ہوں، ساٹھ سال کا ہوکتا ہے سال کا بھی ہوں جو آدمی جتنے بھی سال کا

بر حال بار سال کی عمر سے تو گزر کر وہ آیا کوئی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا میں بار سال کا ہوا ہے میں میں بار سال کے بار میں کیا سوچوں آنکھیں بند کر لیبار سال کی عمر کا کوئی واقعہ یا د کرنا مثلاً اماں نے مارا، ابا نے کچھ کہا، اسکول میں گئے کوئی شرارت کی، کوئی خوشی کی بات یا د آجائے، کوئی غمی کی بات یاد آجائے بر حال بار سال کی عمر کے بار میں آپ تین دفعہ یا حیی یا قیوم پڑھ کر آنکھیں بند کر کے تصور کریں کہ میں بار سال کی عمر میں ہوں اور بار سال کی عمر میں فلاح واقعہ اس طرح ہوا تھا بسم اللہ... جی... ایک منٹ ہو گیا... کتنے لوگ ایسے بیجن کو کوئی بار سال کی عمر کا کوئی واقعہ یاد آیا کوئی ملکا سا نقش کوئی خاکہ ابھر اودھن میں یہاں تو اندھیرا ہو رہا ہے مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا ہے بھئی یہ بتی جل نہیں سکتی کیا ہاتھ اٹھائیں ماشا اللہ... 50% د زیادہ ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا ہے ہاں آپ ایک منٹ کے غورو فکر کے ساتھ بار سال کی عمر میں پیچھے پلٹ سکتے ہیں اگر آپ اس پریکٹس کو جاری رکھیں تو دس منٹ میں کیا آپ دو سال کے بچے نہیں بن سکتے؟ ہماری پریشانی یہ ہے کہ ہم جب بھی تذکرہ کرتے ہیں مستقبل کا یہی رویہ نا روئے ہیں ہمیں جب بھی فکر لاحق ہوتی ہے مستقبل کی فکر لاحق ہوتی ہے ہم کوئی فکر لاحق ہوتا ہے ہمارا تجربہ بھی یہی ہے رازق اللہ ہمارے پیٹ سے اٹھارے بیس سال کی عمر تک اللہ نے ہمیں اس طرح رزق عطا کیا کہ ہم نے کوئی محنت مزدوری نہیں کی اور جب بیس سال کے ہوئے ہیں تھوڑا سا پڑھ لکھ لیتے ہیں بازاروں میں تھوڑی جان آتی ہے تو ہم کوئی محنت مزدوری نہیں کر کے گئے تو روٹی کہاں سے کھا ئیں گے اس کا مقصد ہر گز یہ نہیں ہے کہ آپ محنت مزدوری نہ کریں محنت مزدوری اس لئے کریں کہ اللہ چاہتا ہے محنت مزدوری کریں جب زکر آتا ہے اللہ کا تو زبان سے آدمی سو دفعہ اللہ کا ذکر کرتا ہے جب ذکر آتا ہے دنیا کا تو اس میں دن اس طرح شامل ہو جاتا ہے یہ نظر ہی نہیں آتا کہ آدمی کو اس دنیا سے جانا بھی ہے مراقبہ ایک ایسا عمل ہے جو انسان کی بنی ہوئی فلم کو دیکھنے کے قابل بنا دیتا ہے مراقبہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم تصوراتی طور پر اگر ہمارا دل چاہے تو ہمایک لاکھ سال آگے چلے جائیں اور ہمارا دل چاہے تو ہم سو سال پیچھے اپنے بچپن میں چلے جائیں جب ہم اپنے ارادے سے اختیار سے تصوراتی شکل میں بار بار... بار بار دس سال کی عمر میں جائیں گے تو دس سال کی عمر میں جانا کا مطلب یہ ہے کہ گاہے دس سال کی عمر کے بچے میں جو تصورات ہیں، دس سال کے بچے کی جو زندگی ہے، دس سال کے بچے کا جو ایڈمسوفٹویر ہے آپ اس میں منتقل ہو جائیں جب اس میں منتقل ہو جائیں گے تو آپ کے اوپر وہ ساری کیفیات مراتب ہو جائیں گی جو آٹھ سال اور دس سال کے بچے کی ہوتی ہیں دس سال کا بچہ بھی چلتا پھرتا ہے، دس سال کا بچہ بھی کھاتا پیتا ہے، دس سال کا بچہ بھی کپڑے پہنتا ہے، اگر ایک چالیس سال کا آدمی پورے عقل و شعور کے ساتھ ہوش و حواس کے ساتھ ساری دنیا کے کام کرے اور

اس کی ذہنی کیفیت دس سال کے بچے کے برابر ہو جا ئے تو اس کے اوپر ایک سکون ، استغناء ، قنات ، لا پر وائی کی ایک کیفیت طاری ہو جائے گی حضور قلندر بابا اولیاء نے مجھ سے ایک دفعہ فرمایا اگر خوش رہنا ، اگر جنت کی زندگی میں واپس پلٹنا ، اگر دنیا کی پریشانیوں سے دنیا کی بیماریوں سے بدوقتوں سے آزاد ہونا تو تمہارا جسم کتنا ہی بڑا ہو جا ئے تمہاری کیفیت اللہ کے ساتھ ساتھ اٹھ سال کے بچے سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے جب کسی بندے کی حیثیت ساتھ اٹھ سال کے بچے جیسی ہو جا ئے گی اللہ کے ساتھ تو جس طرح ماں باپ بچے کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں خود کر تے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی ضرورت کا خیال کرے گا صورت یہ ہے کہ آپ جب بڑے ہو گئے آپ نے کہا کہ صاحب میں کمائوں گا نہیں تو کھائوں گا کہ اسے ، میں جوتا ہی نہ بیخیریدوں گا تو وہ نہ نو گا کہ اس سے میں محنت مزدوری کر کے بازار سے نہیں خریدوں گا ٹیلر ماسٹر کو نہیں دو گا تو میں کپڑے کہ اس سے پہنوں گا یہ تکلیف بخود آپ نے اپنے اوپر مثلت کر لی ہے جب آپ اللہ کیساتھ اپنے رشتے کو اٹھ سال کی عمر سے وابستہ کر لیں گے تو آپ کے رزق میں ہر کت ہو گی آپ کی صحت میں ہر کت جس طرح والدین آپ کی کفالت کرتے ہیں آپ کی ہر ضرورت کا خیال کرتے ہیں جن چیزوں کی آپ کو ضرورت نہیں ہوتی وہ بھی خرید کر لاتے ہیں اسی طرح اللہ کا ایک نظام ہے کہ فرشتے انسان کی خدمت میں دستے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کی ہر ضرورت کی کفالت اللہ کی طرف سے ہے ایک قصہ شاہ علی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ایک بڑا شہر تھا بازار میں کثات بازاری آگئی آستے آستے بازار اجڑ گیا لوگوں نے نقل و مکانی شروع کر دی تو وہاں اس بازار میں دو سوداگر آئے انہوں نے خرید و فروخت شروع کر دی اور ہر چیز کی انہوں نے خریداری شروع کر دی جب انہوں نے خریداری شروع کی تو آستے آستے وہ جو دو کان دار وہاں سے چلے گئے کاروبار نہ ہو نہ کی وجہ سے انہوں نے واپس آنا شروع کر دیا وہ کافی دنوں تک وہ دو سو داگر وہاں شہر میں موجود رہے سامان خریدتے رہے پانی کے جہاز انہوں نے سمندر کے کنارے کھڑے کر دیئے وہ سامان بھر تے رہے خریدتے رہے ، بھر تے رہے خریدتے رہے بھر تے رہے ان کے ساتھ ایک آدمی بھی لگ گیا محنت مزدوری مونچھی دیکھتے ہی دیکھتے بازار پر رونق ہو گیا زمین کی قیمت بڑھ گئی لوگوں کے ہار کے نیارے ہو گئے غریب امیر ہو گئے امیر سو داگر بن گئے اب وہ دنوں سو داگر وہاں سے چل پڑے تو ان کے ساتھ جو مونچھی جی تھے وہ بھی ساتھ ساتھ چلے تو ان سوداگروں نے کہا کہ بھئی ہمارا تمہارا ساتھ نہیں تم حساب کتاب کرو جو پیسے ٹیکے لینے بیلو اور جائو اس نے کہا جی میرا تو کوئی ہے نہیں میں تو اکیلا ہی ہوں اس دنیا میں میں نے کہاں جا نا میں نے تو تمہارے ساتھ ہی رہنا ہے جہاں بھی تم جاؤ گے میں وہی رہوں گا قصہ قوطا یہ ہے کہ وہ دنوں سو داگر سمندر کے کنارے پہنچ گئے اور ان کو مونچھی جی کو بھی جہاز میں بیٹھا لیا اور یہ کہ بھئی اب یہ جہاز ہم ڈبو دیں گے لہذا تم یہ کرو یہ کشتی لو اور

سمندر کے کنارے چلے جائو بات یہ کہ یہ شہر اجڑ گیا تھا بازار ہی اتنی آگئی تھی کہ بازار پر رونق نہ ہو گئی۔ ہر باد نہ گئے تو ہم فرشتے اللہ نے ہمیں یہاں اس لئے بھیجا کہ اس بستی کو دوبارہ آباد کرو۔ ہم نے اس بستی میں خرید اور فروخت شروع کر دی۔ اللہ کی مہربانی سے یہ بستی آباد ہو گئی۔ ہم نے ان چیزوں کا کیا کرنا کہ ہم نے تو اس جہاز کو سمندر کے بیچ میں لیجا کر ڈوبا دینا کہ اور تم جاؤ اس کو وہاں سے اتارا کشتی میں بیٹھا یا سمندر میں گئے سمندر میں جا کر وہ جہاز کو پا نی میں ڈوبو دیا اس قصہ کے پیچھے اگر آپ غور کریں ہمیں نہ معلوم کہ بازار میں کتنے فرشتے آکر خرید و فروخت کرتے ہیں جن کی وجہ سے آپ کے بازار آباد ہوئے ہیں آپ نے کبھی سوچا کہ بازار وہی ہے اتنے بازار اب بڑھنے لگے ہیں تو بڑھتے نہیں تھے لیکن جس تیزی سے بازار بڑھ رہا ہے اس تیزی سے پیدا ہوا ہے تو بڑھتے نہیں رہے۔ عید بقرعید میں آپ دیکھیں کوئی غریب ہوامیر ہو مزدور ہو جس کی جیب میں دیکھو پیسے بھرے ہوئے ہیں کچھ ایسا اللہ کا نظام بنا ہوا کہ عید بقرعید میں سب کے پاس پیسے ہوتے ہیں میں نے اپنے مرشد حضور قلندر بابا اولیاء سے پوچھا کہ صاحب ایک مثال تو میری بھی ہے مجھے تنخواہ وہی ملی میں اس زمانہ میں سربراہ ملازم تھا کہ مجھے تو تنخواہ وہی ملی مجھے تو سو روپے لے کوئی دس بھی نہیں ملے میرے اخراجات بھی وہی ہیں عید بقرعید میں کہہاں سے پیسے میرے پاس آئے کہ میں نے سب کو عیدی بھی دی اور یہ شیر قوم بھی آگیا اور فلاح بھی آگیا تو حضور قلندر بابا اولیاء نے فرمایا کہ اللہ کے نظام میں ایک کیٹگری ہے مردان غیب کی اب کو مردان غیب کہلاتا ہے ان کی یہ ڈیوٹی ہے سوچنے کی بات آپ غور سے سنیں ان کی یہ ڈیوٹی ہے جب انسان کسی ایسی ماحول کو کیلیر کر لے جس میں خوشی ہو تو خوشی کی ہر چیز معین ہے تاکہ کل تو انسان یہ نہ کہہ کہ ہم تو خوش رہنا چاہتے تھے ہمارے پاس اگر پیسے ہوتے تو ہم خوش رہنا چاہتے تھے ہم اس لئے خوش نہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا نظام ہے کہ ہر انسان کو وہ چیز فراہم کر دی جاتی ہے جس کی وہ خواہش کرتا ہے اور جب انسان نے خوشی کو نا چاہتا ہے تو آپ نے دیکھا ہو گا گاڑی بھی ہے، بنگلہ بھی ہے، نوکر بھی ہے، بینک بیلنس بھی ہے، صحت بھی ہے اور آدمی پھر بھی نہ خوش ہے اگر خوشی کا تعلق پیسے سے ہے، دولت سے ہے، بنگلہ کوٹھ سے ہے، کاروں سے ہے تو امیروں کو تو بہت زیادہ خوش ہونا چاہئے لیکن آپ، اگر سروے کریں تو سروے میں آپ کو تو یہی بات ملے گی امیر آدمی زیادہ نہ خوش رہتا ہے مجھے اس کا تجربہ ہے کہ میں بھی کچھ عرصہ امیر رہا چکا ہوں کبھی سکون نہیں ملا، کبھی پریشانی سے نجات نہیں ملی، پولیس کا خوف اس کا خوف اس کا خوف اگر دولت نہیں رہی تو کوئی عزت نہیں کرے گا، اگر دولت نہیں رہی تو وہ مجھے سلام نہیں کرے گا، اگر یہ نہیں ہوا تو یوں نہیں ہوا پریشانی ہی رہی کوئی آدمی ملنے آیا پیار محبت سے خلوص سے تو اسے اچھا ہے پیسے مانگنے

آیا ہوگا وہ پہلا ہی رو نارو دیتا میرے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں بڑا مخلوص ہے
 وہ کہتا ہے بھائی میاں کے پاس پیسے مانگنے نہیں آیا میں تو بھائی بنا کر ہاں
 نہیں جی میں نے ایسا ہی کہا آج کل بڑا مند ہے بڑا یوں ہے ویوں ہے لیکن
 جب انسان خوش رہنا چاہتا ہے تو اس کا مطلب آپ سمجھتے ہیں کیا ہوگا اس
 کا مطلب ہے ہوا اب وہ جنت کی زندگی کو اپنا نا چاہتا ہے وہ ریکارڈ اس کے
 پاس ہو رہا ہے حضور قلندربابا اولیاء فرماتے ہیں یہ جو آدم کے ساتھ مسئلہ
 درپیش ہوا یہ آدم کو علما الاسماء سیکھا یا اللہ تعالیٰ نے پھر فرشتوں سے
 سجدہ کر وایا پھر جنت میں بھیجا جنت میں آدم خوش رہا کھا یا پیا عیش کئے
 پھر آدم شجر ممنوعہ میں چلا گئے پھر وہاں سے جنت سے نکالے ملا دنیا میاں
 والا ہر آدم ذات اس فروش سے گزر کر دنیا میں آتا ہے آپ یہ نہیں سمجھیں
 آپ یہی دنیا میں پیدا ہو گئے ہیں ہاں سے پیدا ہو گئے آپ یہ نہیں کہتے
 عالم ارواح سے روح آگئی عالم ارواح میں کہ ہاں سے آئی بھئی یہ جو روحیں اتنی
 ساری آراہی ہیں کہ ہاں سے آئیں ہر آدم ذات کو اللہ تعالیٰ عالم الاسماء سیکھا تا
 ہے ہر آدم ذات جنت میں رہے کہ اس دنیا میں آتا ہے اور ہر آدم ذات اس دنیا
 میں رہے کہ واپس جنت میں جائے گا قالو انا للہ انا الہ رجعون... ہر چیز اللہ
 کی طرف سے آ رہی ہے اللہ کی طرف لوٹ رہی ہے رسول اللہ کا ارشاد
 گرامی ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو جائے گی اس
 کا مفعول یہ ہے کہ دوزخ رہے گی نہیں جنت ہی جنت رہے جائے گی ایک دفعہ
 میں نے مرشد کریم بابا سے پوچھا کہ صاحب یہ جو حساب کتاب ہو گا حشر میں
 حشر نشر میں اللہ تعالیٰ عدالت بن جائیں گے اور گناہ ثواب اور یہ گواہی
 ردینگ ہاتھ بھی گواہی دینگ پیر بھی گواہی دینگ اور آنکھیں بھی گواہی دینگ
 اگر نیکی کی ہو گی تو آدمی نیکی کا اقرار کرے گا اگر اس نے ذرا برابر برائی
 کی تو برائی کا اقرار کرے گا فمن يعمل مثقال ذرة خیرا یرا... ومن يعمل مثقال
 ذرة شریرا یرا تم نے ایک ذرہ برابر نیکی کی ہے تو اس کو تولد جائے گا اور تولد
 کر اس کا اجر دیا جائے گا اور اگر تم نے ایک ذرہ کے برابر شتر کیا ہے تو اس کو
 تو جب پیش ہو گئے لوگ تو لوگوں کو پتا ہو گا ہم نے کیا مرشد کریم حضور
 قلندر بابا اولیاء فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو پتا ہے جو کچھ کرتا ہے اللہ نے پتا
 ڈالا ہوا ہے کیا کوئی ایک انسان جو اتنے بڑے مال میمجموعہ میں بیٹھا ہوا ہے
 اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ اس نے جو برائی کی ہے وہ اس کو یاد نہیں
 ہے اس لئے کوئی انسان اس کو بھی یاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے
 اس نے کوئی نیکی وہ بھی اسے یاد ہے تو جب یہاں یاد ہے تو حشر میں کیسے
 نہیں یاد ہو گا بھئی... وما ادرک ما علین... وما ادرک ما سجن... کتاب المرقوم
 ... جو تم یہاں کر رہے ہو اس کی بھی ویڈیو فلم بن رہی ہے جو تم برائیاں کر
 رہے ہو اس کی بھی ویڈیو فلم بن رہی ہے جب وہاں حشر میں کھڑے ہو گئے
 جائیں گے وہاں ویڈیو فلم کھول کر اسکرین پر دیکھا دی جائے گی ہر آدمی کو پتا
 ہو گا میں یہ کر کر آیا ہوں حضور قلندر بابا اولیاء نے فرمایا کہ بھائی ہم نے تو

یہ دیکھا کہ حشر میں ہر آدمی کو درستہ ہوا ہوا گا ڈرا ہوا ہوا گا سیما ہوا ہوا گا کہ اللہ تعالیٰ کا جلال سامنے ہوگا لوگ کھڑے ہونگے سر جھکائے ہونے دعائیں مانگ رہے ہونگے رو رہے ہونگے پیغمبر جو ہیں وہ سفارش کر رہے ہونگے سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام مغفرت کی دعا مانگ رہے ہوں گے واسطے دے رہے ہوں اللہ کی رحمت کہ تو اللہ میاں بیٹھے بیٹھے فرمائیں گے کہ ہم نہ تمہیں نہ میں بتا دیا تھا کہ برائی کی سزا ہے او بھلائی میں خیر ہے ہم نہ کیا فرشتوں کے ذریعے تمہیں اسپئر نہیں کیا ہم نہ کیا پیغمبر نہیں بھیجے ہم نہ اولیاء اللہ نہیں بھیجے اب لوگ کیا جواب دے اللہ تعالیٰ فرمائیں فرمائیں گے یہاں سیت چلا جاؤ حضور قلندر بابا ولیا ء جب یہ فرما رہے تھے میرے ذہن میں بالکل اس طرح میں جیسے فلم دیکھتا آپ لوگ بھی دیکھتے ہیں ہوں اسے اللہ میاں نہ کہ چلا جاؤ تو اسی مجموعے میں سے دودخی لوگ الگ ہو جائیں گے جنتی لوگ الگ ہو جائیں گے دودخ کہ لوگ دودخ کی طرف چلے جائیں گے جنت کہ لوگ جنت کی طرف چلے جائیں گے آٹھ میٹک اللہ نہیں کہے گا دودخ میں چلے جاؤ اللہ کی شان ربوبیت کے خلاف ہے بات کہ اللہ اپنے کسی بندے کو دودخ میں ڈال دے بندے خود پی دودخ کا انتخاب کر لے گا اس لئے کہ وہ اپنی فلم دیکھ رہا ہے جنت والے جنت میں چلے جائیں گے دودخ والے دودخ میں چلے جائیں گے کچھ عرصہ بعد اللہ تو رحیم ہے اللہ تو کریم ہے اللہ ستار العیوب ہے غفار الذنوب ہے ستر مائوں سے زیادہ محبت کر نہ والا ہے کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بلائے گا فرشتے حاضر ہو جائیں گے اللہ میاں پوچھے گے بھئی یہ شور کیسا ہے لوگ رو کیوں رہے ہیں کیوں چیخ رہے ہیں تو فرشتے کہے گے یا اللہ... تو اللہ میاں کہے گے ہم نہ سمجھا نہ کہ لئے پیغمبر نہیں بھیجے تھے پیغمبروں کی تعلیمات کا پرچار کر نہ والا لوگ نہیں بھیجے تھے فرشتے کہے گے اللہ میاں سب کچھ آپ نہ تو اپنا وعدہ پورا کیا لیکن یہ بڑے کمزور ہیں آپ کی مخلوق ہیں ان سے تکلیف برداش نہیں ہو رہی اللہ میاں تو حضور قلندر بابا اولیائے نہ ایسے مزے سے کہ خوش ہو کر اللہ میاں کہے گے انہیں چپ کرو بھئی جنت ٹھنڈی ہو گی تو چپ ہو نگے انہیں چپ کرو شور مچا رہے ہیں اتنا سمجھا یا اب آپ رسول اللہ کی ارشاد سنیں ایک وقت ایسا آئے گا دودخی آگ ٹھنڈی ہو جائے گی جب دودخ کی آگ ٹھنڈی ہو گئی تو دودخ ہی تو بن گئی بھئی دودخ میں اگر آگ نہ پیدائے تو جنت ہی تو ہو گئی اللہ تعالیٰ ذرے نواز ہیں معاف کر نہ والا ہیں لیکن اللہ کی مخلوق کی حیثیت سے اللہ کے بندے ہو نہ کی حیثیت سے ہمارے اوپر کی ذمہ داری عقائد ہو گی اور وہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس بات کی پریکٹس کریں اس عادت کو اپنی زندگی میں داخل کر لیں کہ اگر ہم پیدا ہوئے تو اللہ نہ پیدا کیا اگر ہم رزق کھا تے ہیں تو اللہ کا دیا ہوا کھا تے ہیں اور یہ تو کوئی جھوٹ بات ہے نہیں اللہ سورج نہ بنائے تو آپ کو گندم مل سکتی ہے تو اللہ کا دیا ہوا ہی کھا رہے ہیں نہ اگر اس بات کو کہ بھی دو بھئی ہم اللہ کا دیا ہوا کھا رہے ہیں تو آپ کا کیا بگڑ گیا آپ کہے

جی ہم تو محنت مزدوری کرتے ہیں تب چار پیسے کماتے ہیں اللہ آپ کے اندر طاقت نہ دے بازوؤں کا شر کر دے فالش زردی ہو جائیں اگر آپ محنت مزدوری کر رہے ہیں تو کس کی دی ہوئی طاقت سے کر رہے ہیں تو کہو بھی تو صحیح اللہ نہ ہمیں طاقت دی ہم محنت مزدوری کر رہے ہیں آپ کھا نا کھا رہے ہیں آپ کا میدہ قبول نہ کرے کھا نا کھا نہ کوالا میدہ ہی نہ بنا ئے آنتیں ہی نہ بنا ئے، جگر ہی نہ بنا ئے، پٹا نہ بنا ئے، تلی نہ بنا ئے، پھیپھڑے نہ بنا ئے، دل نہ بنا ئے تو آپ کا کھا نا کدھر گیا بھئی اللہ ہی نہ بنا ئے ہوئے ہیں نہ سارے تو آپ جب کھا نا کھا ئیں تو کھا نا کھا نہ کہ بعد آپ یہ کہیں دیں یا اللہ تیرا شکر ہے تو کون سا آپ بینک کٹ ہو جائیں گے عملی زندگی میں اللہ کو شامل کر لو الذین یومنون بالغیب... وہ لوگ جو متقی ہیں پاکیزہ ذہین ہیں، یقین رکھتے ہیں، صاحب مشاقت ہیں، صاحب ایمان ہیں وہ یہ کہتے ہیں ہم جو کچھ خرچ کرتے ہیں ومما رزقنہم یون فیکون... ہم جو کچھ خرچ کرتے ہیں اللہ ہمیں دیتا ہے تب ہم خرچ کرتے ہیں تو اس بات کو آپ اگر اپنی زندگی میں داخل کر لیں کہ جب آپ کچھ خرچ کریں آٹومیٹک آپ کے ذہن میں یہ بات آئے گی اللہ نہ مجھے دیا تو میں خرچ کر رہا ہوں لیجئے آپ کا کام ہو گیا آپ کا کوئی نقصان نہیں ہو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ چاہتے ہیں کہ میرے بندے میں انہیں بڑی محبت سے پیدا کیا ان کے لئے وسائل بنائے ان کو خوبصورت بنایا ہو الذی یصورکم... کیا تم سوچتے نہیں ہو کہ میں ماں کے پیٹ میں کیسی کیسی خوبصورت تصویریں بناتا ہوں میں نہ ان کو پیدا کیا میں نہ ان کو پیدا کر نہ کہ بعد ان کی ماں کے سینہ کو دودھ سے بھر دیا میں نہ ماں کے دل میں ممتا ڈال دی، ماں کے دل میں شفقت پیدا کر دی، میں نہ ان کو جوان کیا میں نہ ان کو بوڑھا کیا میں نہ ان کے لئے وسائل فراہم کئے، سعید اولادیں دیں، تو اللہ یہ چاہتا ہے جو کچھ میں نہ ان کے ساتھ احسان کیا اس کو یاد کرو میں اسے چھین نہیں رہا ہوں اگر یہ کھا نا کھا کر یہ کہیں گے یا اللہ تیرا شکر ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے میں ان کی دو روٹی کے بجائے ایک روٹی کردوں ایک روٹی چھین لوں گا... عربی آیت... اللہ تعالیٰ حضرت دائود کے قصہ میں کہتے ہیں حضرت دائود شکر کو اپنا داد بنا دواس لئے کہ شکر کر نہ ولا بندہ بے شکم ہے اگر آپ کو واپس جنت میں جانا ہے تو اس کا آسان نسخہ جو میری سمجھ میں آیا ہے وہ یہ کہ آپ جو بھی کام کریں اس میں اللہ کو شامل کر لو برائی اگر کریں اس میں بھی اللہ کو شامل کر لو برائی میں اللہ کو کیسے شامل کریں گے جیسے ہی برائی ہو آپ کا ضمیر آپ کو ملامت کرے آپ ہاتھ جوڑ کر بیٹھ جائیں رہنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لن کوننا من الخسرین... اللہ نہ تو آدم کو معاف کر دیا تو اللہ نہ جب آدم کو معاف کر دیا تو اللہ آدم کی اولاد کو کیوں معاف نہیں کرے گا اللہ تو چاہتا ہے کہ بندے میرے ساتھ جڑا رہے چمٹا رہے لوٹا رہے میرے بندوں مجھ سے مانگو میں دونگا اللہ یہ نہیں کہتا مجھ سے نہیں مانگو ماں باپ سے کتنا مانگ لیں گے آپ دو دفعہ تین دفعہ مانگ لیں گے ماں بھی ناراض ہو جائے

گی باپ بھی ناراض ہو جا ئے گا ڈانٹے گا بس بس بس وقت مانگتا ہے اللہ سے آپ روزانہ ایک لاکھ خواہشات مانگیں حضور قلندر بابا اولیاء فرمایا کرتے تھے اللہ سے ایک لاکھ چیزیں مانگو روز اللہ اس بات پر قبول رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ایک لاکھ چیزیں دے دیں گا چاہے آپ، ایک لاکھ سال تک مانگتے رہیں جو اتنا بڑا دیالو ہے دین والا اس سے جب آپ مانگتے ہیں تو آپ، کی زبان ہلکتی ہے زبان کا گوشت ہلتا ہے اور آپ جب اپنے سیٹ سے کارخانہ کے فیکٹری کے مالک سے یا جنرل منیجر سے مانگتے ہیں تو آپکا دل دھک دھک کرتا ہے مجھے نکال دے گا میری طریقہ روک جا ئے گی میری تنخواہ کم کر دے گا مجھے ایک بزرگ نے قصہ سنا یا کہ ایک بہت پریشان حال آدمی بادشاہ کے دربار میں جا پہنچا وزیر نے کہا بادشاہ ابھی مصروف ہیں تم انتظار کرو ملاقات تمہاری کروادیتے ہیں وہ کچھ لوگوں میں تاک جھانک کی عادت ہو تی ہے یہاں جھانک لیا وہاں جھانک لیا مسلمانوں میں تو بہت سی ہے خصوصاً پاکستان میں وہ بس وقت یہ عینک لگا تے ہیں کہ دوسرا آدمی کیا کر رہا ہے تاکہ اپنے عیب نظر نہ پڑیں آئے تو وہ بھی تاک جھانک کا آدمی تھا اس نے یہ دیکھا کہ بادشاہ جو ہے وہ دعا مانگ رہا ہے ہاتھ جوڑے ہوئے ایسے تو ایسے بڑی حیرت ہوئی کہ بادشاہ یہ کیا کر رہا ہے تو اس نے وزیر سے پوچھا کہ بھئی بادشاہ کیا کر رہا ہے؟ انہوں نے کہا بادشاہ مانگ رہا ہے تو کہنے لگے بادشاہ بھی مانگتے ہیں؟ کہہ؟ ہاں بھئی بادشاہ بھی مانگتے ہیں کہنے لگے کس سے مانگ رہا ہے؟ کہنے لگے بھئی وہ اللہ سے مانگ رہا ہے کہ اچھا بادشاہ بھی اللہ سے مانگتا ہے بھئی میں تو بڑا پاگل آدمی ہوں بادشاہ سے مانگنے آگیا میں تو اس سے مانگو گا جس سے بادشاہ مانگ رہا ہے السلام علیکم

آپ لوگ جو توقعات قائم کرتے ہیں وہ تو مجبور ہیں یہ جتنے بڑے بڑے سوت کار یہ بڑے بڑے فیکٹریوں والے، میل والے یہ آپ کو نظر آتے ہیں خوشحال ہیں یہ خوشحال وشحال کچھ بھی نہیں ہوتے یہ تو فیکٹری میں جو لیبر ہیں ان کے نوکر ہیں اللہ میاں تو دماغ خراب کیا ہوا ہے کہ جی ایک فیکٹری لگا نی ہے جس میں ۳ ہزار بندے کام کریں گے دوسرا کہے گا مجھے فیکٹری لگا نی ہے جس میں ۵ ہزار بندے کام کریں گے اب وہ سیٹ صاحب کام چلے یا نہ چلے بازار سے ادھار ملے یا نہ ملے پریشان ادھر سے ادھر، ادھر سے ادھر کیا ہوا بھئی کہ تنخواہ کے پیسے نہیں ہیں تنخواہ کے پیسے نہیں ہیں فیکٹری بند ہو جا ئے گی ہرتال ہو جا ئے گی ارے بھئی پھر کیا ہو گا بے عزتی ہو جا ئے گی کھا نا پینا حرام جب تک وہ تنخواہ کے پیسے نہیں دے دیں گے ان کو سکون چین نہیں ملتا تو بھائی یہ بتائوں نوکر سیٹ ہوا یا لیبر ہوئی اللہ نہ کان میں پکڑ کر اس سے کہے تو سیٹ تیری تین فیکٹریاں ہیں کوئی تین فیکٹریوں سے چار پالنگ پر تو سو تا نہیں ایک پلنگ پر سوتا ہے، مزدور کھا تا ہے چار روٹی سیٹ صاحب کھا تے ہیں آدھی روٹی وہ ایک صاحب مجھے اپنا گھر دیکھا نہ لگے گئے کلفٹن پر بہت بڑا انہوں نے بنگلہ بنا یا وہ کہنے لگے میں چلا گیا تو وہ کھا نا لگ گیا اب کھا نہ میں ان

کہ پاس دونگا چائے کا جو دونگا ہو تا وہ بڑا دونگا اس میں دال آئی بالکل پتلی پانی تو میں سمجھا کوئی یخنی و خنی کوئی چیز ہو گی مجھ برا بھی لگا یہ بری بات ہے دستر خوان پر بیٹھ کر آدمی یخنی پئے تو مجھ سے کہہ لگے صاحب آپ بھی لیں گے تو میں نے یہ دیکھنے کہ لئے یخنی ہے ، میں نے کہا میں بھی لے لوں گا اس نے جناب ایک پیالی میں آدھی پیالی چائے منگا کر چائے کی پیالی سے مجھ بھی دے دی اب میں نے جو پیو تو بالکل ذائقہ دار نہ میں نے اس میں نمک نہ مرچ نہ کچھ میں نے کہا بھئی اس کا کیا مطلب ہے اس نے کہا میں جی میری یہی خوراک ہے آپ یقین کریں صاحب اس بندے میں وہ جو آدھا من یا پونڈ من وہی پیاس نہ کچھ نہ میں کھایا اس نے کہا میں تو کچھ کھا ئی نہیں سکتا مجھ تو ڈاکٹر نے مना کیا ہوا ہے مجھ اتنا افسوس ہوا کہ میں نے اس بچارے کی دال میں سے بھی حصہ بٹوا لیا مزدور دال نہیں کھا تا مزدور کا حال تو یہ ہے کہ اگر اس کے گھر میاں ہے وہ مزدوری سے نہیں نکلتا بیوی کہتی ہے میاں جی اب دوکان دار نے منا کر دیا ادھار نہیں دے رہا کہ اچھا ابھی جا تا ہوں سیٹ کا بھی یہی حال ہے سیٹ صاحب کی صحت دیکھ لو چلتے ہیں جب ہاپتے ہیں ، لیٹتے ہیں جب ہاپتے ہیں ، بھاگتے ہیں جب ہاپتے ہیں ، ان کو نیند ہی نہیں آتی گو لیاں کھا کھا کر سوتے صبح آنکھ کھولتی ہے تو جسم ٹوٹا پھوٹا ہوتا ہے کہ جی کہہ دو بھئی نیند کی گو لیاں کھا کر سوئے تھے تو نیند تو آئی نہیں مسئلہ نہیں نیند کی یہ اللہ کا ایک نظام ہے اللہ سے جس بندے کا رابطہ اور تعلق قائم ہو جا تا ہے اس میں کوئی شرط نہیں دولت بھی اللہ سے رشتہ قائم ہو جا تا ہے اگر وہ اللہ سے رشتہ قائم کرنا چاہے حضرت ابوبکر حنیف کا واقعہ میں نے پڑھا اس کے تاجر تھے کپڑے کے جہاز چلتے تھے ان کے تو مونچھی نہ آکر کر بتا یا کہ صاحب وہ جہاز جو کپڑے کا تھا وہ اس طرح ملی کہ ڈوب گیا تو انہوں نے ایک منٹ کے لئے سو چا اور یہ کہہ دیا یا اللہ تیرا شکر ہے وہ مونچھی بڑا حیران ہوا کہ یہ کیا باول ہو گئے کیا اتنا بڑا جہاز گیا اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں کچھ عرصہ کے بعد اس کا خبر اس طرح ملی کہ وہ جہاز ابو حنیف کا نہیں تھا وہ تو کسی اور کا تھا ابو حنیف صاحب کا جو جہاز تھا اس میں تو بہت پروفیٹ ہے تو اس نے آکر بتا دیا خوشی خوشی تو انہوں نے پھر کہہ دیا اللہ تیرا شکر اس نے مونچھی نہ پوچھا کہ صاحب یہ تو اللہ کا شکر ہے سمجھ میں آگیا وہ جہاز ڈوبنے والا شکر کیا تھا کہ لگے بھائی میں نے تو جب تو نے کہا جہاز ڈوب گیا تو میں نے اپنے دل میں دیکھا میرا دل کیا کہتا ہے تو میرے دل نے کہہ دیا اللہ کا دیا ہوا تھا اللہ نے لے لیا اللہ کا شکر جب تو نے آکر یہ کہہ ڈبل پروفیٹ ہوا پھر مینے دل کی طرف دیکھا دل کیا کہتا ہے دل نے یہ کہہ کہہ اللہ نے انعام دیا ہے اللہ کا شکر ہے تو جب انسان کی اللہ کے ساتھ وابستگی ہو جا تی ہے تو انسان کے اندر قناعت پیدا ہو جا تی ہے استغناء پیدا ہو جا تی ہے اللہ سے قربت پیدا ہو جاتی ہے... جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ کو اپنے اندر محسوس کرتا ہے اسے اطمینان قلب حاصل ہو جا تا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر قائم

رکھ اور میں سیدھے میں اور ماری اولادوں کو ہمارے دوستوں کو ہمارے
 ملک کو ہمارے قوم کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ
 سے ہمارا رشتہ مضبوط اور مستحکم ہو دیر بہت ہو گئی ہے اب پتا نہیں آپ
 ابھی نہیں ہوئی دیر اچھا چلو ان ایسا نہیں میں تو بوڑھا آدمی ہوں میں بھی تو
 تھکوں گا نہ آپ کو آرام سے بیٹھیں ہوئے ہیں میں بولا چلا جا رہا ہوں اب یہ
 ہے کہ تھوڑا سا میرا خیال ہے ذکر کر لیں ذکر کہ بعد پانچ منٹ میں مراقبہ
 کریں گے اس کے بعد دعا ہوگی انشاء اللہ جتنے جتنے رہے تو اگلے سال انشاء اللہ پھر
 ملاقات ہوگی ہمارے آپ گیارہ دفعہ یا حی یا قیوم کا ورد کریں پھر گیارہ
 دفعہ دورد شریف پڑھیں اس کے بعد میں یا حی یا قیوم کا ورد کروں گا ہمارے
 مجھے سن لیں دو دفعہ سنیں تیسری دفعہ میرے ساتھ شامل ہو جائیں ذکر میں
 اگر ہم آہنگی ہو، یکساں آواز ہو تو اس میں گداس پیدا ہوتا ہے اور جب اللہ
 کے ذکر میں گداس پیدا ہو جاتا ہے تو اللہ کے فرشتے آسمانوں سے اتر کر ذکر
 کرنے والوں کے ساتھ ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں انشاء اللہ حضور قلندر بابا اولیاء
 کے روحانی تصارف سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اور اللہ تعالیٰ
 کی رحمت خاص سے یہ اجتماعی ذکر ہمارے لئے مفید رہے گا اللہ کرے اس ذکر
 کے انوار و تجلیات ہمارے خلوص کو روشن کر دیں ہمارے روح میں بالیدگی پیدا
 ہو ہمارے روح اللہ کے حضور سلام کرنے کے قابل ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ
 ہمارے چھوٹی بڑی خطائوں کو معاف کر کے ہمیں آئندے فرمانبرار بند بننے کی
 توفیق عطا فرمائے بسم اللہ... گیارہ دفعہ یا حی یا قیوم... یا حی یا قیوم... یا
 حی یا قیوم... صلی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم... اب ایک سانس میں تین مرتبہ
 یا حی یا قیوم پڑھیں گے ہمارے سن لیں پھر میرے ساتھ یا حی یا قیوم... یا حی
 یا قیوم... یا حی یا قیوم تین تین بھئی تین دفعہ کہہ کر چپ یا حی یا قیوم... یا
 حی یا قیوم... یا حی یا قیوم، یا حی یا قیوم... یا حی یا قیوم... یا حی
 یا قیوم، صلی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم... اب ہم مراقبہ کریں گے مراقبہ سے
 مراد یہ ہے کہ اپنی تمام تواجیح دوسری باتوں سے ہٹا کر ایک نقطہ پر قائم کرنا
 تمام توجہ ایک نقطہ پر قائم کرنے کو مراقبہ کہتے ہیں نقشبندی سلسلہ سے
 ہو، سوریدی سلسلہ سے ہو، چشتیہ سلسلہ سے ہو، قادریہ سلسلہ سے
 ہو، عظیمیہ سلسلہ سے ہو، سب اپنے پرومرشد کا تصور کریں پرومرشد کے
 تصور سے مراد یہ ہے آنکھیں بند کر کے یہ خیال کریں پرومرشد کے اندر اللہ
 تعالیٰ کی عطا کردہ جو روشنیاں ہیں نور ہیں وہ ہمارے اندر منتقل ہو رہا ہے
 اور جو خواتین اور حضرات ابھی بیت نہیں ہوئی ہیں کسی سلسلہ میں داخل
 نہیں ہوئی انہیں چاہئے وہ آنکھیں بند کر کے یہ تصور کریں کہ آسمان سے ان
 کے اوپر نیلی روشنیوں کی بارش برس رہی ہے بسم اللہ... قل اللہ احد... قل
 اللہ احد... بسم اللہ الحمد للہ رب العالمین... اللہم صلی علی محمد... ولحمد
 اللہ رب العالمین... یا رب العالمین جو کچھ ہم نے سنا اس پر ہمیں عمل کرنے
 کی توفیق عطا فرمایا اللہ ہمارے چھوٹے بڑے گناہوں کا معاف فرما، یا اللہ آپ

ستار العیوب ہیں، غفارو لزنبوب ہیں، ہماری خطائوں کو خطائیوں کو نادانوں کو
اللہ اپنے فضل سے معاف فرما دے اختتام